## 70342 ـ تيسرى طلاق دينے پر دعوى كيا كہ وہ غصہ ميں تھا

**سوال**

ايك شخص نے اپنى بيوى كو دو طلاقيں ديں، اور اپنے والد كے ساتھ جھگڑے بيوى كو تيسرى طلاق دے دى، اور بعد ميں دعوى كرنے لگا كہ وہ شديد غصہ كى حالت ميں تھا اور اسے نہيں معلوم كہ وہ كس طرح طلاق دينے ميں جلد بازى كر گيا برائے مہربانى بتائيں كہ اس طلاق كا حكم كيا ہے ؟

**پسنديدہ جواب**

الحمد للہ.

اول:

جس طلاق كے بعد خاوند اپنى بيوى سے رجوع كر كے اسے دوبارہ اپنى عصمت ميں لا سكتا ہے وہ دو طلاقيں ہيں يعنى دو بار طلاق دے كر تو وہ رجوع كر سكتا ہے، ليكن تيسرى طلاق دے دے تو وہ عورت اس كے ليے اجنبى بن جاتى ہے، اور اس كے ليے اس وقت تك حلال نہيں ہو گى جب تك وہ كسى اور شخص سے نكاح رغبت نہ كر لے، اور دخول كرنے كے بعد اپنى مرضى سے اسے چھوڑ دے يا پھر فوت ہو جائے.

اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے:

يہ طلاقيں ( رجوع ولى ) دو مرتبہ ہيں، پھر يا تو اچھائى كے ساتھ روكنا ہے، يا پھر عمدگى كے ساتھ چھوڑ دينا ہے، اور تمہيں حلال نہيں كہ تم نے انہيں جو دے ديا ہے اس ميں سے كچھ بھى لو، ہاں يہ اور بات ہے كہ دونوں كو اللہ تعالى كى حديں قائم نہ ركھ سكنے كا خوف ہو، اس ليے اگر تمہيں يہ ڈر ہو كہ دونوں اللہ كى حدود قائم نہ ركھ سكيں گے تو عورت رہائى پانے كے ليے كچھ دے ڈالے، اس ميں دونوں پر كوئى گناہ نہيں، يہ اللہ تعالى كى حدود ہيں خبردار ان سے تجاوز مت كرو، اور جو كوئى بھى اللہ كى حدود سے تجاوز كريگا وہ ہى ظالم ہے البقرة ( 229 ).

پھر اگر اس كو ( تيسرى ) طلاق دے دے تو اب اس كے ليے حلال نہيں جب تك وہ عورت اس كے علاوہ كسى دوسرے سے نكاح نہ كر لے، پھر اگر وہ بھى طلاق دے دے تو ان دونوں كو ميل جول كر لينے ميں كوئى گناہ نہيں، بشرطيكہ يہ جان ليں كہ اللہ كى حدود كو قائم ركھ سكيں گے، يہ اللہ تعالى كى حدود ہيں جنہيں وہ جاننے والوں كے ليے بيان فرما رہا ہے البقرة ( 230 ).

طلاق واقع ہونے کے لیے شرط نہیں کہ بیوی اپنے خاوند سے طلاق کے الفاظ سنے، یا پھر اسے علم ہو، چنانچہ جب خاوند اپنی بیوی کو الفاظ بول کر یا کلمات میں لکھ کر بیوی کی موجودگی میں یا اس کی غیر حاضری میں طلاق دے تو طلاق واقع ہو جائیگی.

غصہ کی حالت میں دی گئی طلاق کے کئی ایك حالات ہیں:

اگر تو غصہ قلیل سا ہو کہ وہ آدمی کے ارادہ و مقصد اور اختیار پر اثرانداز نہ ہوتا ہو تو طلاق صحیح ہے اور واقع ہو جائیگی.

اور اگر غصہ اتنا شدید ہو کہ آدمی کو پتہ ہی نہ چلے کہ وہ کیا کہہ رہا ہے اور کیا کر رہا ہے اور اسے محسوس ہی نہ ہو تو اس شخص کی طلاق واقع نہیں ہوگی، کیونکہ یہ مجنون و پاگل کی طرح ہے جس کا مؤاخذہ نہیں کیا جائیگا.

ان دونوں حالتوں کے حکم میں علماء کے ہاں کوئی اختلاف نہیں، لیکن ایك تیسری حالت باقی ہے وہ یہ کہ غصہ اتنا شدید ہو کہ وہ ارادہ و اختیار پر اثرانداز ہوتا ہو اور اسے ایسی کلام کرنے پر مجبور کر دے جو وہ نہیں چاہتا جیسا کہ اس سے وہ بات کہلوائی جا رہی، پھر غصہ زائل ہونے کے بعد فورا وہ اس پر نادم ہو، لیکن یہ غصہ اتنا شدید نہ ہو کہ وہ ہوش و حواس ہی کھو بیٹھے اور اسے ادراك ہی نہ رہے، اور اپنے افعال و اقوال پر کنٹرول نہ ہو، تو غصہ کی اس قسم کے حکم میں علماء کرام کا اختلاف پایا جاتا ہے، اس کی تفصیل سوال نمبر ( 22034 ) کے جواب میں بیان ہو چکی ہے آپ اس کا مطالعہ کریں.

واللہ اعلم .